رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

شانِ بلال حبشی

19-September-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآنِ پاک کی تلاوت کی اور رَبِّ کریم کی حمد بیان کی اور پھر نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنے رَبّ سے مغفرت طلب کی، تو یقیناً اس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کرلیا۔ (درمنثور، پ۳۰، نکر دعاء ختم القرآن، ۶۹۸/۸)

شافعِ روزِ جَزا تم پہ کروروں دُرُود دافعِ جُملہ بَلا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

مختصر وضاحت: اے قیامت کے دن میری شفاعت فرمانے والے اور اے ہر مصیبت کو دُور فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آپ پر کروڑوں دُرُود ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یوں تو تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اپنے اپنے درجے ہیں مگر ان مقدس ہستیوں میں حضرتِ سَیِّدُنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو خاص مقام و مرتبہ حاصل

ہے، آپ نے دینِ اسلام کی خاطر بہت تکالیف برداشت کیں۔ خوفِ خدا ہو یا عشقِ رسول، تقویٰ وپرہیز گاری ہو یا عبادت ورِیاضت، کَرامت و شَرَافت ہو یا استقامت، عاجزی و انکساری ہو یا حُسنِ اخلاق، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ذات میں ان تمام خوبیوں کی جھلک دکھائی دیتی تھی، آپ کا مقام ومرتبہ یہ ہے کہ غلاموں کو سینے لگانے والے ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وقتاً فوقتاً آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے فضائل بیان فرمائے۔ آج کے بیان میں ہم آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا تذکرہ، مختصر تعارف، فضائل بالخصوص آپ کی ایمان پر استقامت اور عشقِ رسول کے واقعات سنیں گے، اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے حضرت سَیِّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا بلال کی آزادی

حضرت سیِّدُنا عُروَہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ورقہ بن نوفل (جو کہ اُمُّ المومنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے چچازاد بھائی تھے) کا گزر حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس سے ہوا جبکہ انہیں (اسلام لانے کی وجہ سے) مارا جا رہا تھا اور ایسی حالت میں بھی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ''اَحَدٌ، اَحَدٌ'' یعنی اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے'' کی صدا لگا رہے تھے۔ ورقہ بن نوفل نے دیکھا تو کہا: بلال! اللہ ہی کا نام لئے جاؤ۔ پھر اُمَیّہ بن خَلَف جو حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو مار رہا تھا، اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اللہ کی قسم! اگر تم انہیں اس بات پر شہید کر دو گے تو میں رحمت وبرکت پانے کے لئے (اِن کا مزار) بناؤں گا۔ ایک دن امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا گزر حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس سے ہوا اور وہ لوگ حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ساتھ یہی برتاؤ کر رہے تھے تو حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اُمَیّہ بن خَلَف سے فرمایا: اس بیچارے کے

معاملے میں تُو اللہ سے نہیں ڈرتا۔ کب تک اسے تکلیف دیتا رہے گا؟ اُمیہ نے کہا: آپ نے اسے بگاڑا ہے، آپ اسے اس تکلیف سے بچالیں جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ تو اَمیر المومنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: میرے پاس بلال سے زیادہ تندرست و توانا غلام (یعنی خادم) ہے، بلال مجھے دے کر وہ تم لے لو۔ کہنے لگا: منظور ہے، تو حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُمیّہ کو اپنا غلام دے دیا اور حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو لے لیا اور اُنہیں آزاد کر دیا۔

(حلیۃ الاولیاء، بلال بن رباح، ۱/۱۹۹، رقم: ۴۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ! سُنا آپ نے کہ حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو راہِ خدا میں کتنی آزمائشیں آئیں، لیکن پھر بھی باطل کے آگے اپنا سر نہیں جھکایا، گویا ان اللہ والوں کا یہ شیوہ (Habit) تھا کہ سر کٹتا ہے تو کٹ جائے۔ جان جاتی ہے تو چلی جائے مگر دینِ اسلام کو چھوڑ کر باطل کے آگے سر نہ جھکنے پائے۔ ان کا یہ عمل ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ راہِ حق میں اپنا سب کچھ بھی لُٹانا پڑے تو لُٹا دیا جائے لیکن حق کا ساتھ نہ چھوڑا جائے اور ڈٹ کر باطل کا مقابلہ کیا جائے۔ دنیا میں اس کا صِلہ اگرچہ کچھ نہ ملے لیکن ایسے لوگوں کی یقیناً آخرت سنور جاتی ہے، بارگاہِ الٰہی سے اِنعامات واِکرامات کی بارش برستی ہے۔

حضرت سیدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ آخِری دم تک اِخلاص اور اِستِقامت کے ساتھ دینِ اِسلام پر ثابت قدم رہے، راہِ خدا میں جان کی بازی لگادی مگر آپ کی ثابت قدمی میں ذرّہ بَرابَر بھی کمی نہ آئی، دینِ اِسلام قبول کرنے کے بدلے میں مظلومانہ زندگی بسر کرنے کے باوجود بھی کبھی زبان پر شکوہ نہیں آیا اور ایک طرف ہم محبّتِ رسول کا دم بھرنے والے معمولی سی خراش پر شور مچا دیتے ہیں، ذرا

سی تکلیف پہنچنے پر بے صبری کا مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں، ذرا سوچئے! حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اس قدر تکلیفیں برداشت کرنے کے باوجود بھی گویا زبانِ حال سے یہی کہتے رہے کہ جان تو جا سکتی ہے لیکن کلمہ نہیں چھُوٹ سکتا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزاریں، ان کی قربانی کے واقعات پڑھ کر اوران کا ذکرِ مبارک کرکے اپنے ایمان کو تازہ کریں۔ آیئے! آپ کی ایمان پر اِستقامت کے مزید واقعات سننے سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر تعارف سنتے ہیں: چنانچہ

مختصر تعارف

☆حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قبیلہ بَنِی جُمَحَ کے غلام تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام بلال، والد کا نام رَباح اور والدہ محترمہ کا نام حمامہ ہے۔(حلیۃ الاولیاء، بلال بن رباح، ۱/۲۰۰، ملخصاً) ☆آپ کی کنیت ابو عبد اللہ، ابو عبد الکریم، ابو عبد الرحمن اور ابو عَمْرو حبشی ہیں۔(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، رقم: ۲۱۴، بلال بن رباح، ۱/۲۱۸) ☆مؤذنِ رسول اور سَیِّدُ الْمُؤَذِّنِیْن (یعنی اذان دینے والوں کے سردار) کے القابات سے مشہور تھے۔ چنانچہ حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بلال ایک اچھے انسان اور مُؤَذِّنِیْن (یعنی اذن دینے والوں) کے سردار ہیں۔(معجم کبیر، ۵/۲۰۹، حدیث: ۵۱۱۹) ☆آپ کا شمار اسلام قبول کرنے والے اوّلین سعادت مندوں میں ہوتا ہے۔(صفۃ الصفوۃ، ۱/۲۲۷ ماخوذا) ☆حضرت سیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تنہائی میں عبادت کرنے والے، صاحبِ فضل و سخاوت، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔☆آپ کو دینِ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے بہت زیادہ ستایا گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دو جہاں کے سردار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خازِن (خزانچی) تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کرنے والے، نیکیوں میں پہل کرنے والے

اور ربِّ کریم کی ذات پر کامل بھروسا اور یقین رکھنے والے تھے۔(حلیۃ الاولیاء، بلال بن رباح، ۱/۱۹۹) ☆آپ اسلام میں سچے اور پاکیزہ دل والے تھے۔☆دوپہر کے وقت جب گرمی خوب زور پکڑتی تو اُمَیّہ بن خَلَف انہیں باہر لاکر پیٹھ کے بل مکہ کے ریتلے میدان میں ڈال دیتا پھر بڑا پتھر لانے کا حکم دیتا تو ان کے سینے پر رکھ دیا جاتا۔لیکن حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اس سخت مصیبت میں گرفتار ہونے کے باوجود" اَحَد، اَحَد "یعنی اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے" کی صدا لگائے جاتے۔(حلیۃ الاولیاء، بلال بن رباح، ۱/۲۰۰) ☆آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا وصال 20 سنِ ہجری کو ہوا۔(ابن عساکر، رقم: ۹۷۴، بلال بن رباح، ۱۰/۴۴۵)

جاہ و جلال دو نہ ہی مال و منال دو
سوزِ بلال بس مری جھولی میں ڈال دو
دُنیا کے سارے غم مِرے دل سے نکال دو
غم اپنا یا حبیب! برائے بلال دو
ذِکْر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے
میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو
(وسائلِ بخشش مرمّم، ۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پیکرِ صبر و وفا اور اسلام کے حقیقی آئینہ دار، اسلام سے محبت کرنے والے، اسلام کی خاطر تکلیفیں برداشت کرنے والے اور اسلام کی خاطر اپنی جان تک قربان کرنے والے تھے، آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ایمان پر استقامت

کا ایک اور واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

اسلام کے حقیقی آئینہ دار

حضرت سیدنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک روز میں حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس سے گزرا تو آپ کو تپتی ہوئی زمین پر لٹا کر سزا دی جارہی تھی (گرمی کی شدت اتنی تھی کہ) اگر اس زمین پر گوشت کا ٹکڑا رکھ دیا جاتا تو وہ بھی پک جاتا، اس حال میں بھی آپ کی زبانِ مبارک پر یہ الفاظ جاری تھے: میں لات وعُزّیٰ (یعنی بتوں) کی خدائی کو تسلیم نہیں کرتا۔ یہ سن کر بدبخت اُمیہ بن خلف نے آپ کی سزا میں اور اضافہ کر دیا اور آپ کے گلے کو اس زور سے دبایا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بے ہوش ہو گئے۔ (سبل الھدی والرشاد، جماع ابواب بعض الامور۔۔الخ، الباب الخامس عشر فی عدوان المشرکین۔۔الخ، ۲/۳۵۷)

ایمان کی اہمیت:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیدنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے ایمان پر کس قدر مضبوطی سے قائم تھے۔ کاش! ہمیں بھی اپنے ایمان کی حفاظت کی حقیقی معنوں میں فکر نصیب ہو جائے۔ یاد رکھئے! آج کل بہت سے کام ایسے ہیں جن کی وجہ سے ایمان داؤ پر لگ جاتا ہے۔ مثلاً گانے سننا، یہ بھی گناہ ہے مگر بعض نادان مَعَاذَاللہ ایسے گانے جھُوم جھُوم کر سُن رہے ہوتے ہیں، یا ساتھ ساتھ بڑے مزے سے گُنگنا رہے ہوتے ہیں جن میں **کُفْریہ جملے** شامل ہوتے ہیں، افسوس کہ دِینی معلومات کی کمی کی وجہ سے اِنہیں اس بات کا معلوم بھی نہیں ہوتا کہ یہ کُفْریہ اشعار ہیں۔ اسی طرح جب کوئی مصیبت یا پریشانی آئے مثلاً جوان موت ہو جائے، اچانک حادثہ ہو جائے تو بعض نادان شکوے اور شکایت بھرے ایسے جملے بول دیتے ہیں جو ایمان کو داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ اسی طرح بعض

نادان غیر مسلموں کے مختلف طور طریقوں کی نقل کرتے ہوئے ان کو اپنانے میں اتنا آگے بڑھ جاتے ہیں کہ ان کے ایسے تہوار منانے لگتے ہیں جو ایمان کو ضائع کرنے والے ہوتے ہیں۔

اللہ پاک ہمارے حال پر کرم فرمائے اور ہمیں **ایمان کی سلامتی** کی فکر عطا فرمائے۔

مُسلماں ہے عطّار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص 105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہم نے حضرت سیدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی ایمان پر استقامت کے بارے میں سُنا۔ آیئے اسی بارے میں مزید کچھ سنتے ہیں: چنانچہ

ایمان پر استقامت

یہ بھی منقول ہے کہ آپ کو دینِ اسلام سے ہٹانے کے لیے بعض اوقات غیر مسلم آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو باندھ کر بچوں کے حوالے کر دیا کرتے جو آپ کو مکہ کی گلی کُوچوں (Streets) میں گھسیٹتے پھرتے، لیکن اس کے باوجود آپ کی زبان پر "اَحَد، اَحَد" یعنی اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے، جاری رہتا۔ (مصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، باب فی بلال وفضلہ، ۷/۵۳۷، حدیث: ۱، ملتقطا)

اِستقامت دِین پر مجھ کو عطا فرمایئے
یا رَسُوْلَ اللہ برائے آلِ یاسر یانبی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۷۸)

اے عاشقانِ بلالِ حبشی! سُنا آپ نے کہ حضرتِ سیدنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ دِینِ اسلام سے کیسی

محبت فرماتے تھے، دینِ اسلام کی سربُلندی کے لئے اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تیار تھے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زِندگی کا مقصدِ اصلی یہی تھا، آپ نے اپنے کردار سے رہتی دُنیا تک کے مُسلمانوں کو یہ بتادیا کہ ایک مسلمان کو دینِ اسلام اور اپنے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کیسی محبت ہونی چاہئے۔ آپ نے اپنی خواہشات، مال و اَسباب، اَولاد و قریبی رِشتہ دار حتّٰی کہ اپنی جان سے بھی بڑھ کر اللہ کریم اوراس کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت کی اور اس مَحَبَّت کو ہمیشہ اپنے دل میں بسائے رکھا، نتیجۃً آپ کے عمل سے خُوش ہو کر رسولِ خدا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کئی مواقع پر آپ کی تعریف وتوصیف فرمائی اور جنت میں اپنے غلام کے قدموں کی آواز کو بھی سماعت فرمایا: چنانچہ

قدموں کی آہٹ

معراج کی رات جنت کی سیر کے دوران نبیِ کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنت میں کسی کے قدموں کی آہٹ سماعت فرمائی، جس کے بارے میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بتایا گیا کہ یہ حضرت بلال حبشی کے قدموں کی آواز ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب عمر، ۲/۴۱۸، الحدیث: ۶۰۳۷ ملتقطا)

سُبْحٰنَ اللہ! قربان جایئے! حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان پر کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے غلام کے قدموں کی آہٹ جنت میں سماعت فرمارہے ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو یہ مقام ومرتبہ کس عمل کے سبب حاصل ہوا، آیئے سنتے ہیں: چنانچہ

جنت میں لیجانے والا عمل

حضرتِ سیدنا بریدہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک صبح نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بیدار ہوئے تو حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے فرمایا: اے بلال! کونسی چیز تمہیں مجھ سے پہلے جنت

میں لے گئی؟ آج شب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سُنی۔ تو حضرتِ سیدنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کیا: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں (وضو کرنے کے بعد) ہمیشہ دو رکعتیں پڑھ کر اذان دیتا ہوں اور جب بے وضو ہو جاتا ہوں تو فوراً وضو کر لیتا ہوں تو رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا (اچھا!) یہی وجہ ہے۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص۔۔۔ الخ، ۵/۳۸۵، حدیث: ۳۷۰۹ ملتقطا)

اے عاشقانِ صحابہ! سنا آپ نے کہ سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو نفل نماز کا کیسا جذبہ تھا، جب بھی وضو کرتے تو دو رکعت نماز تَحِیَّۃُ الْوُضُوْ ادا فرماتے اور ایک طرف ہم اپنے کردار کی طرف نگاہ دوڑائیں تو ہمارا حال یہ ہے کہ نوافل کے ساتھ ساتھ فرائض وواجبات کی ادائیگی میں بھی سُستی و غفلت نظر آتی ہے، دوستوں کے ساتھ فضول باتوں میں گھنٹوں ضائع کر دیتے ہیں، لیکن نماز کی خاطر مسجد میں جانے کے لئے ٹائم نہیں۔ شادی کی دعوت میں دو گھنٹے پہلے پہنچ جاتے ہیں، لیکن نماز کے لئے 10 منٹ پہلے جانے کا وقت نہیں، بلکہ ایک تعداد ایسی ہے کہ مسجد میں اگر پہنچتے بھی ہیں تو عین جماعت کے وقت، جمعہ والے دن عین خطبہ کے وقت جلدی جلدی میں وضو کے قطرے مسجد کے فرش پر گراتے ہوئے جماعت میں شامل ہوتے ہیں، حالانکہ مسجد کے فرش پر وضو کے پانی کے قطرے ٹپکانا شرعاً دُرست نہیں ہے۔

ہم غور کریں کہ کہیں اپنی زندگی کے مقصد (Purpose of life) کو بُھول کر دن رات اللہ پاک کے حقوق کی پامالی میں بسر تو نہیں کر رہے؟

یاد رکھئے! ایمان و عقائد کی درستی کے بعد نماز حُقُوقُ اللہ میں سب سے اہم حق ہے۔ چنانچہ فتاویٰ

رضویہ جلد 9، ص159-158 پر ہے: ایمان و تصحیحِ عقائد (یعنی ایمان اور درست عقائد کو تسلیم کرنے) کے بعد جملہ حُقُوقُ اللہ میں سب سے اہم و اعظم نماز ہے۔

نماز ضائع کرنے والوں کو قبر و حشر میں دردناک عذابات کا سامنا کرنا پڑے گا، چنانچہ

بے نمازی کی سزا

بروزِ قیامت گناہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز چھوڑنے والوں کے چہرے سیاہ ہوں گے اور بے شک جہنم میں ایک وادی ہے جسے لَمْلَمْ کہا جاتا ہے، اس میں سانپ ہیں اور ہر سانپ اُونٹ جتنا ہے، اس کی لمبائی ایک مہینے کی مسافت جتنی ہے، جب وہ بے نمازی کو ڈَسے گا تو اس کا زہر 70 سال تک اس کے جسم (Body) میں جوش مارتا رہے گا، پھر اس کا گوشت گل کر ہڈی سے الگ ہو جائے گا۔ (کتاب الکبائر، فصل فی المحافظة علی الصلوات والتهاون بها، ص ٢٦)

اے عاشقانِ رسول! خوفِ خدا سے لرز جانا چاہئے، خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے اور آج سے ہی نمازوں کی پابندی شروع کر دیجئے، نہ صرف پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں باجماعت ادا کرنے کا معمول بنائیں بلکہ تَحِیَّۃُ الْوُضُو اور دِیگر نوافل کی بھی پابندی کرنے کی نیت کر لیجئے، تَحِیَّۃُ الْوُضُو کی ترغیب تو 72 نیک کاموں میں بھی شامل ہے۔ یہ نوافل پڑھنے سے اس نیک کام پر بھی عمل ہو جائے گا، ویسے بھی نوافل پڑھنے کی کئی برکتیں ہیں۔ آیئے! نفل نمازوں کی پابندی کا ذہن بنانے کے لئے 3 فرامینِ مُصطفٰے سنتے ہیں: چنانچہ

نوافل کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: جس نے دو رکعت نفل ادا کئے جن میں اپنے دل سے کچھ بات نہ کی تو اُس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔(بخاری،کتاب الوضو،باب الوضو ثلاثاً ثلاثاً، ۱/۷۸، حدیث: ۱۵۹)
2. ارشاد فرمایا: جو شخص احسن طریقے سے وضو کرے اور دو رکعتیں قلبی توجہ سے ادا کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔(مسلم،کتاب الطھارۃ،باب ذکر المستحب عقب الوضوء،ص۱۱۸،حدیث:۵۵۳)
3. ارشاد فرمایا: جس نے احسن طریقے سے وضو کیا پھر اٹھ کر دو یا چار رکعتیں پڑھیں اور ان کے رکوع و سجود، خشوع کے ساتھ ادا کئے پھر اللہ کریم سے مغفرت طلب کی تو ربِّ کریم اس کی مغفرت فرما دے گا۔(مسند احمد، بقیۃ حدیث ابی دَرْدَاء، ۱۰/۴۳۰، حدیث: ۲۷۶۱۶)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی
میں پڑھتا رہوں سُنّتیں، وقت ہی پر ہوں سارے نوافل ادا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بلالِ حبشی کا عشقِ رسول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاکیزہ اَوصاف اس قدر ہیں کہ مختصر وَقْت اُن خَصائص کو بیان کرنے کیلئے نا کافی ہے، مگر آپ کا ایک وصف بے مثل و بے مثال ہے اور وہ ہے **عشقِ رسول**، یوں تو عشقِ رسول تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے دلوں کی دھڑکن تھا، مگر سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے آقا کی مَحَبَّت وغلامی میں یوں گم رہتے کہ انہیں دنیا کی کسی چیز سے کوئی غرض نہ ہوتی۔ وہ سب کچھ برداشت کر سکتے تھے، لیکن انہیں کبھی یہ گوارا نہ تھا کہ کوئی ان کے آقا کی شانِ اقدس میں ادنیٰ سی بے ادبی کی جرأت کرے، اسی عشقِ کامل کے طفیل سیّدنا

بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو دنیا و آخرت میں ایسا مقام و مرتبہ اور وقار ملا کہ ان کی قسمت پر رشک آتا ہے۔ یہ ان کے عشق کا کمال تھا کہ مشکل سے مشکل وقت میں بھی رَسُولُ اللہ سے ملنے کا شوق انہیں تڑپاتا رہتا، حتّٰی کہ جانکنی (یعنی روح نکلنے) کے وقت بھی حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اپنے محبوب سے وصال کی خوشی تھی، آیئے! اپنے دلوں میں عشقِ رسول کو اُجاگر کرنے کی نیت سے حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے عشقِ رسول کا ایسا ہی ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

حضور سے ملنے کی خوشی

جب مؤذنِ رَسُوْلُ اللہ حضرت سیدنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پر مرضِ وفات میں جانکنی (یعنی نزع) کا عالم طاری ہوا تو ان کی بیوی نے بے قرار ہو کر یہ کہا: "وَاحُزْنَاہُ" ہائے رے میری مصیبت! تو حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے آنکھیں کھول دیں اور تڑپ کر فرمایا: "وَاطَرَبَاہُ" واہ رے میری خوشی! آخری کلمات جو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زبان مبارک سے نکلے وہ یہ تھے غَدًا نَلْقَی الْاَحِبَّۃَ مُحَمَّدًا وَّحِزْبَہٗ یعنی کل میں اپنے آقا و مولا حضرت سَیِّدُنا محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تمام صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے جاملوں گا۔ (احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس، ۵/ ۲۳۱)

قسمت مجھے مل جائے بلالِ حبشی کی
دم عشقِ محمد میں نکل جائے تو اچھا
کافُور نہ ہو میرے کفن اور بدن میں
حضرت کا کوئی پسینہ مَل جائے تو اچھا

دوسرے شعر میں شاعر کی تمنا ہے کہ جب میں مر جاؤں تو میرے کفن اور بدن میں کافُور کی جگہ رسولِ خدا، تاجدارِ انبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پسینہ کوئی مَل جائے تو بہت اچھا ہو۔

اے عاشقانِ بلالِ حبشی! سُنا آپ نے کہ عاشقِ صادق، سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کیسا کامل درجے کا عشق تھا کہ موت کو مسکراتے ہوئے گلے لگا رہے ہیں، اس لئے کہ مرنے کے بعد حضور کی بارگاہ میں حاضری نصیب ہوگی، جنت میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات ہوگی۔ حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے گفتار و کردار سے یہ ثابت کرکے دکھایا اور سکھایا کہ عشقِ رسول ہی دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے، سفر ہو یا حضر، زندگی کے سانس چل رہے ہوں یا موت کا وقت ہو، الغرض ہر جگہ ہر معاملے میں انہوں نے محبتِ رسول کو اپنا سرمایۂ حیات بنائے رکھا اور عشقِ حبیب میں خود کو فنا کردیا، یہی وجہ ہے کہ آج کئی صدیاں گزر جانے کے باوجود بھی حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عُشّاقانِ رسول کے دلوں کی دھڑکن بنے ہوئے ہیں اور ایک طرف ہم محبتِ رسول کا دم بھرنے والے! اپنے اوپر غور کریں تو صرف زبان کی حد تک ہی عشقِ رسول کے دعوے ہیں اور کردار عشقِ رسول سے خالی ہے،

ذرا سوچئے! **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والے بِلاوَجہ کسی سے لڑائی جھگڑا کرتے ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والے بدلہ لینے کے مَواقع تلاش کرتے ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والے گالیاں بکتے ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والے تہذیب و اخلاق کا دامن ہاتھوں سے چھوڑتے ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والے داڑھی ایک مٹھی سے کم کرواتے ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والے مسلمانوں کی دل آزاریاں کرتے ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والے غیر مسلموں کی نقالی کرتے ہیں؟ یقیناً نہیں اور ہرگز نہیں۔

امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی ایسے عاشقانِ رسول کو سمجھاتے ہوئے اور توجہ دِلاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں!

بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول
عالموں پر ہنسیں پھبتیاں بھی کسیں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول
جو کہ گانے سنیں فلم بینی کریں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول
بدنگاہی کریں، بد کلامی کریں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول
کھائیں رزقِ حرام، ایسے ہیں بد لگام ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول
عہد توڑا کریں، جھوٹ بولا کریں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول
جو ستاتے ہیں دل دکھاتے رہیں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول
چغلیوں تہمتوں، میں جو مشغول ہوں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول
گالیاں جو بکیں عیب بھی نہ ڈھکیں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول
داڑھیاں جو منڈائیں کریں غیبتیں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ایک سچے عاشق کی ہمیشہ سے یہ کوشش ہوتی ہے کہ اس کا محبوب اس سے راضی رہے، جس کے لئے وہ مختلف طریقے اپنانے کی کوشش کرتا ہے، وہ اپنے محبوب کے روز مرہ کے معمولات کو نوٹ کرتا اور پھر اسے اپنے دل میں سما کر سینے سے لگا لیتا ہے، اپنی زندگی اور اپنے تمام معاملات کو محبوب کی پسند کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے اور جو چیز محبوب کو ناپسند ہو وہ بھی اسے ناپسند کرتا ہے اور جس چیز کو محبوب سے نسبت ہو جائے وہ بھی عاشق کی نظر میں محبوب ہو جاتی ہے، یہی وجہ تھی کہ حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ آقا کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قبیلے والوں سے بے پناہ محبت فرماتے اوران کے لئے دعائیں کرتے تھے، چنانچہ

قریش کے لئے دعا کرتے

حضرت سَیِّدُنا عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بَنُونَجَّار کی ایک صحابیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے فرمایا: مسجدِ نبوی شریف کے گِرد میرا ہی گھر سب سے اُونچا تھا اور اسی پر حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ فجر کی اَذان دیا کرتے تھے، وہ رات کے آخری حصے میں آکر مکان کی چھت پر بیٹھ جاتے اور فجر طُلُوع ہونے کا اِنتظار کرتے، جب اسے دیکھتے تو انگڑائی لیتے اور یہ دُعا مانگتے: **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَحْمَدُکَ وَاَسْتَعِیْنُکَ عَلٰی قُرَیْشٍ اَنْ یُّقِیْمُوْا دِیْنَکَ** یعنی اے اللہ! میں تیری حمد بیان کرتا ہوں اور قریش کے معاملے میں تیری مدد طلب کرتا ہوں کہ وہ تیرے دِین کو قائم کریں، اس کے بعد اَذان کہتے، وہ صحابیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: خدا کی قسم! میری معلومات میں ایک رات بھی ایسی نہیں کہ اُنہوں نے یہ دُعا نہ مانگی ہو۔ (ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب الاذان فوق المنارہ، ۱/۲۱۹، حدیث: ۵۱۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے دو باتیں پتہ چلیں:

ایک یہ کہ جب اَذان سے پہلے قریش کیلئے دُعائیہ کلمات کہنا جائز اور سُنَّتِ بلالی ہے تو پھر اَذان سے پہلے سرکارِ مدینہ کیلئے دُعا کرنا یعنی دُرُود و سلام پڑھنا بھی یقیناً جائز بلکہ کثیر اَجر و ثواب کا باعث ہے۔

دُوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ سَیِّدنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اذان سے پہلے اپنے لئے اور حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قبیلے والوں کے لئے بلاناغہ دُعائیہ کلمات کہتے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ جب دعا کریں تو صرف اپنے لئے ہی نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے دعا کریں، کیونکہ دُعا کی قبولیت

کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جب ہم اپنے لیے دُعا مانگیں تو سب اہلِ اسلام کو اس دُعا میں شریک کریں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اگر دُعا مانگنے والا خود قابلِ عطا نہیں تو کسی بندے کا طُفَیلی ہو کر مراد کو پہنچ جائے گا یعنی اگر دُعا مانگنے والا خود ایسا ہے کہ اسے کچھ نہ دیا جائے تو کسی نیک کے صدقے اسے اپنی مُراد مل جائے گی۔

حضرت سَیِّدُنا ابو الشیخ اَصْبَہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت کی: ہم سے ذکر کیا گیا، جو شخص مسلمان مَردوں اور عورتوں کے لیے دُعائے خیر کرتا ہے، قیامت کو جب ان کی مجلسوں پر گزرے گا تو ایک کہنے والا کہے گا: یہ وہ ہے جو تمہارے لیے دُنیا میں دُعائے خیر کرتا تھا، پس وہ اس کی شفاعت کریں گے اور جنابِ اِلٰہی میں عرض کر کے اسے جنت میں لے جائیں گے۔

قرآنِ کریم کے پارہ 26، سورۂ محمد، آیت نمبر 19 میں تمام مسلمانوں کیلئے دُعا کرنے کے بارے میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ تَرجَمۂ کنز الایمان: اور اے محبوب اپنے خاصّوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گُناہوں کی معافی مانگو۔ (پ۲۶، محمد: ۱۹)

حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ (یعنی اے اللہ! میری مغفرت فرما) کہتے سُنا۔ فرمایا: اگر سب مسلمانوں کو شاملِ دُعا کرتا تو تیری دُعا مقبول ہوتی۔ (ردّ المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، آداب الصلاۃ، مطلب: في الدعاء بغير العربية، ۲/۲۸۶)

اے عاشقانِ صحابہ! ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی دُعاؤں میں اپنے تمام مسلمان بھائیوں اور دوست احباب بالخصوص والدین اور اپنے اساتذہ کو ضرور یاد رکھا کریں، یاد رکھئے! ☆ دُعا دُنیا و آخرت کی

ڈھیروں بھلائیاں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔☆دُعا اللہ کریم سے مُناجات کرنے، اس کا قُرب حاصل کرنے، اس کی عظیم بارگاہ سے مُرادیں پانے کا بہترین ذریعہ ہے۔☆دعا بخشش و مغفرت کا پروانہ حاصل کرنے اور دُنیوی واُخروی مَصائِب و مُشکِلات کے حل کا نہایت آسان اور مُجَرَّب ذریعہ ہے۔☆دُعا ایک بہترین عبادت اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتِ مُبارکہ ہے۔☆دُعا گنہگار بندوں کے حق میں اللہ کریم کی طرف سے ایک بہت بڑی نعمت و سعادت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک کام کی ترغیب:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنے دلوں میں عشقِ رسول، عشقِ صحابہ واولیاء کی شمع روشن کرنے، محبتِ رسول سے دلوں کو گرمانے، گناہوں سے نفرت اور ایمان کی حفاظت کا جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اپنا کچھ نہ کچھ وقت نکال کر ذیلی حلقوں کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، ان مدنی کاموں میں شمولیت کی برکت سے ہم گناہوں سے بچے رہیں گے، آخرت کے لیے نیکیوں کا ذخیرہ جمع ہوتا رہے گا، نیکی کی دعوت دینے والے خوش نصیبوں میں ہمارا شُمار ہو گا، اچھی صحبت مُیسّر آئے گی اور مدنی انعامات پر عمل کا جذبہ نصیب ہو گا۔☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "72 نیک کام" عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسْخَہ ہیں، ☆ نیک کام پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں☆ نیک کام پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَوْلت ہاتھ آتی ہے۔انہی نیک کاموں میں سے نیک کام نمبر 43 ہے کہ: آپ

نے (بِلا مصلحتِ شرعی) کسی ایک یا چند سے ذاتی دوستی گانٹھ رکھی ہے یا سب کے ساتھ **یکساں تعلقات** رکھے ہیں؟ (ذاتی دوستیاں اور گروپ تنظیمی کاموں کی ترقی میں عام طور پر رکاوٹ بنتے ہیں۔)

یاد رکھئے! چند مخصوص لوگوں سے ہی دوستی کر کے صرف اِنہی کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے رہنا دیگر لوگوں کے ذہنوں میں کئی ایک وسوسے پیدا کرنے کا سبب بن سکتا ہے اور بالخصوص ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کے لیے یہ عمل تنظیمی کاموں میں بھی بہت بڑی رکاوٹ ہے، اس سے بعض اوقات **غیبت، تہمت اور بدگمانیوں** جیسے باطنی گناہوں میں جا پڑنے کا اِمکان ہوتا ہے، جس کی وجہ سے نیکیاں ضائع ہو سکتی ہیں، نامۂ اعمال گناہوں سے پُر ہو سکتا ہے، لہٰذا چند مخصوص لوگوں کے ساتھ ہی تعلقات رکھنے کی بجائے سب کے ساتھ یکساں سلوک رکھیں۔ اگر کوئی خوش نصیب اللہ پاک کی رِضا کے لیے کسی سے دوستی کرے، علمِ دِین سیکھنے کے لیے کسی سے دوستی کرے، قافلے میں سفر وغیرہ کے لیے دوستی کرے، اِنفرادی کوشش کرے تو یہ الگ بات ہے۔

آیئے! نیک کاموں پر عمل کرنے کا جذبہ پانے کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔ چنانچہ

سرسبز و شاداب باغ

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: 16 جنوری 2013ء کو رات خواب میں مرحوم رکنِ شوریٰ حاجی زم زم عطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارت ہوئی۔ دیکھتا ہوں کہ وہ ایک خوشنما باغ میں پھولوں سے سجی ہوئی سیج پر تشریف فرما ہیں اور کچھ تحریر فرما رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ کیا تحریر فرما رہے ہیں؟ فرمایا: بیٹا! اپنے اعمال کا جائزہ لے رہا ہوں۔ میں نے پوچھا: آپ کو دنیا سے رخصت ہونے کے بعد یہ مقام اور مرتبہ کیسے ملا اور یہ خوشنما باغ کس کا ہے؟ فرمایا: یہ مقام و مرتبہ نیک کاموں پر عمل کرنے کی وجہ سے

ہے اور یہ باغ مجھے نیک کاموں پر عمل کرنے کی بدولت اللہ کریم کی طرف سے انعام میں ملا ہے۔ پھر ایک آہ! بھرنے کے بعد ارشاد فرمایا کہ کاش! میرے پیر (یعنی شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ) کا ہر مُرید 72 نیک کاموں کا عامل بن جائے۔ اس کے بعد مجھے بھی نیک کاموں پر عمل کرنے کی ترغیب دینے لگے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے عشقِ رسول کے واقعات سُن رہے تھے، ایمان لانے اور غُلامی سے آزادی پانے کے بعد عاشقِ بے مثال حضرتِ سیّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنی زندگی کے حسین ایّام سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں گزارے، یقیناً حقیقی عاشق جب اپنے محبوب کا دیدار نہ کرے تو اسے کسی پل چین نہیں آتا، وہ محبوب کو دیکھنے کے لئے بیقرار ہو جاتا ہے، یہی وجہ تھی کہ جب حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصالِ ظاہری ہوا تو حضرت سیدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی حالت غیر ہو گئی، آپ مدینے کی گلیوں میں یہ کہتے پھرتے تھے کہ لوگو! تم نے کہیں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا ہے تو مجھے بھی دکھا دو یا مجھے آپ کا پتا بتا دو۔ اسی غم میں آپ مدینہ طیبہ سے ہجرت کر کے مُلکِ شام کی طرف چلے گئے۔

آیا ہے بُلاوا مجھے دربارِ نبی سے

جب حضرت سَیِّدنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مدینہ طیبہ سے ہجرت کر کے ملکِ شام کے عَلاقے "دَارَیَّا" میں سُکُونَت اِختیار فرمائی۔ تو ایک رات خواب میں اللہ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے بلال! یہ کیسی بے وفائی ہے، کیا ابھی وہ وقت نہ آیا کہ تم میری زیارت کیلئے مدینے

آؤ۔ عاشقِ بے مثال حضرتِ سیِّدنا بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ غمزدہ و خوفزدہ حالت میں بیدار ہوئے، سواری پر سوار ہوئے اور مدینۂ منوَّرہ کی جانب روانہ ہو گئے۔ جب مدینہ طیبہ کی نُورانی اور پُر کیف فَضاؤں میں داخل ہوئے تو بے تابانہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مزارِ پُر اَنوار پر حاضر ہوئے، آنکھوں سے آنسوؤں کا تار بندھ گیا اور اپنا چہرہ مزارِ پاک کی مبارَک خاک پر مَس کرنے لگے، گلشنِ رسالت کے دونوں مہکتے پھول حضراتِ حَسَنَینِ کرِیمَین (حضرت اِمام حسن و حضرت اِمام حسین) رَضِیَ اللہُ عَنْہُما کی وہاں تشریف آوری ہوئی تو حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے دونوں شہزادوں کو گلے لگا لیا اور پیار کرنے لگے۔ شہزادوں نے فرمائش کی: اے بِلال! ہم آپ کی وہی اذان سننے کے خواہش مند ہیں جو صبح کے وقت نانا جان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیبہ میں دیا کرتے تھے۔

حضرتِ سیِّدُنا بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مسجدِ نبوی شریف کی چھت پر اُس حصّے میں تشریف لے گئے جہاں وہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ ظاہِری میں اَذان دیا کرتے تھے۔ جب حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے **"اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر"** سے اَذان کا آغاز فرمایا تو مدینۂ طیبہ میں لوگ بے تاب ہو گئے، جب **"اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ"** کے کلمات کہے تو لوگوں کی بے تابی اس قدر بڑھ گئی کہ ہر طرف آہ و بُکا شروع ہو گیا، پھر جب **"اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ"** پر پہنچے تو لوگ اپنے آپ سے بیگانہ ہو گئے، ایک دوسرے سے پوچھنے لگے: کیا رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مزارِ پُر اَنوار سے باہَر تشریف لے آئے ہیں؟

حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وِصالِ ظاہِری کے بعد اہلِ مدینہ میں کبھی اتنی زیادہ آہ و زاری نہ ہوئی تھی جتنی اس دن دیکھنے میں آئی۔

(ابن عساکر، رقم: ۴۹۳، ابراھیم بن محمد۔۔الخ، ۷/۱۳۷۔ فتاوٰی رضویہ، ۱۰/۷۲۰، مُلَخَّصًا)

دُنیا کے سارے غم مِرے دل سے نکال دو
غم اپنا یا حبیب! برائے بلال دو

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۳۰۵)

اے عاشقانِ رسول! یہ حقیقت ہے جو عشقِ رسول میں روتا ہے، وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوتا ہے، جب سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنی ساری زندگی اللہ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عشق و محبت میں گزاری تو ربِّ کریم نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو دنیا و آخرت میں بلند مقام و مرتبہ عطا فرمایا، قیامت تک آنے والے لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت ڈال دی گئی اور حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کے ایسے ایسے فضائل و مراتب کو بیان کیا جن کو پڑھ یا سُن کر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لاڈلے اور پیارے صحابی حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا دُنیا میں کیسا بُلند مقام تھا، **اللہ** پاک کی رحمت اور مصطفےٰ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے میں آخرت میں ان پر **کیسی کیسی کرم نوازیاں** ہوں گی، آیئے! اس کے مُتَعَلِّق (2) فرامینِ مُصطفےٰ سنتے ہیں: چنانچہ

شانِ بلال بزبانِ مصطفےٰ

1. ہم غریبوں کے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک مرتبہ حضرتِ بلال (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: بروزِ قیامت جنّتی اُونٹنی پر سوار ہو کر اذان کہیں گے اور جب **اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ** کے کلمات کہیں گے تو تمام انبیاء اور اِن کے اُمّتی بلال کو دیکھ رہے ہوں گے۔ انبیاء و شہدا کے بعد سب سے پہلے بلالِ حبشی کو جنّتی حُلّہ (یعنی جنّتی لباس) پہنایا جائے گا۔ (ابن

عساکر، رقم: ۹۷۴، بلال بن رباح، ۱۰/۴۵۹، حدیث: ۲۶۵۵، ملتقطاً)

2. حضور نبیِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت بلال ایسی اُونٹنی پر سوار ہو کر آئیں گے جس کی کاٹھی سونے اور یاقوت سے مزیّن ہو گی، ان کے ہاتھ میں جھنڈا ہو گا تمام مؤذنین ان کے پیچھے پیچھے ہوں گے اور یوں بلال کی قیادت میں وہ قافلہ جنت میں داخل ہو جائے گا یہاں تک کہ وہ بھی جنت میں داخل ہو جائے گا جس نے صرف چالیس (40) دن اللہ پاک کی رِضا کے لئے اذانیں دی ہوں گی۔ (ابن عساکر، رقم: ۹۷۴، بلال بن رباح، ۱۰/۴۶۰، حدیث: ۲۶۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا ایک بہت ہی پیاری خُوبی یہ بھی تھی کہ وہ اذان دیتے تھے۔ اذان دینا بہت پیارا عمل ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ رِضائے الٰہی اور ثواب کے لیے موقع ملنے پر یہ سعادت بھی حاصل کیا کریں۔

حدیث شریف میں ہے: جِنّ وِانس اور جو بھی چیز مؤذن کی نِدا سنتی ہے، وہ بروزِ قیامت اس کی گواہی دے گی۔ (بخاری، کتاب الاذان، باب رفع الصوت بالنداء، حدیث: ۶۰۹، ۱/۲۲۲)

اسی طرح **امامت** کرنا بھی بہت بڑی سعادت ہے۔ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین شخص مُشک کے ٹِیلوں پر ہوں گے، نہ تو یہ غمگین ہوں گے اور نہ ہی گھبراہٹ کا شکار، جبکہ لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے۔ ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جس نے قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کی پھر رِضائے الٰہی کی خاطر ثواب کی اُمید پر کسی قوم کی امامت کی۔ (معجم الکبیر، ۱۲/۳۳۱، حدیث: ۱۳۵۸۴) اللہ پاک ہمیں ان دونوں سعادتوں سے سرفراز ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس اِمامت کورس

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سیرتِ طیبہ سے حصہ پانے اور اپنے دلوں میں عشقِ رسول کو اُجاگر کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کے لئے 107 **شعبہ جات** میں دِینِ متین کا کام کر رہی ہے۔ اِنہی شعبہ جات میں ایک شعبہ مجلس **امامت کورس** بھی ہے۔

اِمامت ایک ایسا مقدس شعبہ ہے کہ ہر شخص دل سے اس کی قدر کرتا ہے۔ اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: امامت اسلام کی بہترین خدمت اور رزقِ حلال کے حصول کا عظیم ذریعہ ہے۔ **"مجلس امامت کورس"** کی ذمہ داریوں میں یہ بھی شامل ہے کہ یہ اندرون و بیرونِ ملک کی مساجد کے لیے اہل و ذمہ دار امام و مؤذن مہیا کرے۔ یہ مجلس اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کرتی ہے کہ دعوتِ اسلامی کے تحت ذمہ داریاں سرانجام دینے والے ائمہ کرام امامت و نماز سے متعلق بنیادی فرض علوم سے مکمل آگاہی رکھتے ہوں، متقی ہونے کے ساتھ ساتھ باعمل بھی ہوں، دِین و مسلک کا درد رکھنے والے ہوں، مدنی مرکز کے طریقِ کار کے مطابق 12 مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے والے ہوں۔ ائمہ کرام اچھا بیان کرنے کی صلاحیت، عقائد میں پختگی، امامت و خطابت کی اہلیت، تجوید و قراءت سے تلاوتِ قرآن کرنے کی صلاحیت سے مالا مال ہونے کے ساتھ ساتھ حُسنِ معاشرت سے زندگی گزارنے والے ہوں۔ اسی لئے امامت کورس میں بنیادی عقائد، نماز و امامت سے متعلق ضروری فقہی مسائل، تجوید و قرأت اور اخلاقیات سکھانے کے ساتھ تنظیمی تربیت کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امامت کورس کی برکت سے کئی افراد اپنی نمازیں درست کرنے کے ساتھ امام بن کر رخصت ہوتے اور معاشرے میں عزّت کا مقام پاتے ہیں۔ لہٰذا جسے بھی موقع ملے اسے ضرور امامت کورس کے ذریعے علمِ دین حاصل کرکے تبلیغِ دِین میں اپنا حصہ شامل کرنا چاہیے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس کو مزید ترقیاں اور برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے **شُکر کے بارے میں کچھ مُفید باتیں** بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

پہلے 2 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) ارشاد فرمایا: اللہ پاک کو یہ بات پسند ہے کہ بندہ ہر نوالے اور ہر گھونٹ پر اللہ کریم کا شکر ادا کرے۔ (مسلم، کتاب الذکر والدعاء، الخ، باب استحباب حمد اللہ۔۔۔الخ، ص ۱۱۲۲، حدیث ۶۹۳۲) (2) ارشاد فرمایا: تمہیں چاہئے کہ زبانیں ذکر سے اور دل شُکر سے تر رکھو۔ (شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ، فصل فی ادامۃ ذکر اللہ، ۱/۴۱۹، حدیث: ۵۹۰، ملتقطاً) ☆شکر اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔ (شکر کے فضائل، ص ۱۲) ☆اللہ پاک کی نعمتوں پر شکر واجب ہے۔ (خزائن العرفان، پ ۲، البقرہ، تحت الایۃ: ۱۷۲) ☆شکر کی توفیق عظیم سعادت ہے۔ (ایضاً، ص ۱۲) ☆شکر میں نعمتوں کی حفاظت ہے۔ (ایضاً، ص ۱۲) ☆شکر ہی سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ (ایضاً، ص ۱۲) ☆شکر اللہ والوں کی عادت ہے۔ (ایضاً، ص ۱۲) ☆نعمت ملنے پر اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کی صورت میں بندہ عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔ (صراط الجنان، ۴/۴۰۶) ☆عبادت بغیر شکر کے مکمل نہیں ہوتی۔ (بیضاوی، ۱/۴۴۹، پ ۲، البقرہ، تحت الایۃ: ۱۷۲) ☆شکر تمام عبادتوں کی اصل ہے۔ (تفسیر کبیر، ۲/۱۹۱ پ ۲، البقرہ، تحت الایۃ: ۱۷۲) ☆حضرت سیّدنا ابو بکر شِبْلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شکر یہ ہے کہ نظر نعمت عطا کرنے والے پر ہو نہ کہ نعمت

پر۔(احیاءالعلوم،کتاب الصبروالشکر،۱۰۳/۴)☆حضرت سیّدنا ابو سلیمان واسطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی نعمتوں کو یاد کرنے سے دل میں اللہ پاک کی محبت پیدا ہوتی ہے۔(تاریخ مدینہ ابن عساکر، ۳۳۴/۳۶، حدیث: ۴۱۳۳)☆حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی نعمتوں کو شکر کے ذریعے محفوظ کر لو۔(حلیۃ الاولیا،۳۷۴/۵،حدیث: ۷۴۵۵)☆امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دل کا شکر یہ ہے کہ نعمت کے ساتھ خیر اور نیکی کا ارادہ کیا جائے☆زبان کا شکر یہ ہے کہ اس نعمت پر اللہ پاک کی حمد و ثناء کی جائے۔☆باقی اعضا کا شکر یہ ہے کہ اللہ پاک کی نعمتوں کو اللہ پاک کی عبادت میں خرچ کیا جائے اور ان نعمتوں کو اللہ پاک کی معصیت میں صَرف ہونے سے بچایا جائے☆آنکھوں کا شکر یہ ہے کہ کسی مسلمان کا عیب دیکھے تو اس پر پردہ ڈالے۔(احیاء العلوم،کتاب الصبروالشکر،الرکن الاول فی نفس الشکر، بیان فضیلۃ الشکر، ۱۰۳/۴، ملخصاً)

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ! آئندہ ہفتے کے بَیان کا موضوع ہو گا **"خوش قسمت کون؟"**۔ آج ہر ایک کے ذہن میں **"خوش قسمتی"** کا اپنا اپنا معیار ہے۔ لیکن حقیقی خوش قسمتی کیا ہے اور حقیقت میں خوش قسمت کون ہے؟ آئندہ اجتماع میں اس بارے میں کچھ باتیں بیان کی جائیں گی۔ لہٰذا! **آئندہ جمعرات** بھی اجتماع میں حاضری کی نیّت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **اِنفرادی کوشش** کر کے دُوسروں کو بھی ساتھ لانے کی نیّت کیجئے اور ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللہ

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے

1...القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص۱۴۹

3...القول البدیع، الباب الاول، ص۱۲۵

میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

1...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

2...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3...تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵